انتخابات (اکتوبر ۱۹۹۳ء) میں کامیاب ہونے والے مسیحی ارکانِ اسمبلی

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے گزشتہ شمارے میں مسیحی برادری اور انتخابات (۱۹۹۳ء) کے حوالے سے چند مضامین شائع کیے گئے تھے۔ قومی اسمبلی کی دس اقلیّتی نشستوں اور سرحد، پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی بالترتیب تین، آٹھ، نو اور تین اقلیّتی نشستوں کے نتائج سامنے آ چکے ہیں۔

قومی اسمبلی کی چار مسیحی نشستوں پر جولیس سالک، طارق-سی-قیصر، روفن جولیس اور جارج کلیمنٹ کامیاب قرار دیے گئے ہیں۔ اوّل الذکر تین حضرات برخواست شدہ اسمبلی کے بھی ارکان تھے۔ جولیس سالک نے حسبِ سابق سب سے زیادہ یعنی ۱۰۸،۸۴ ووٹ حاصل کیے ہیں۔ طارق-سی-قیصر نے ۵۰۶،۳۹، روفن جولیس نے ۲۵،۲۲۴ اور جارج کلیمنٹ نے ۱۸،۴۸۴ ووٹ لیے ہیں۔ اگرچہ جولیس سالک حزبِ اختلاف کی سیاست کرتے رہے ہیں اور نواز شریف حکومت میں پاکستان پیپلز پارٹی کے قریب تھے مگر انھوں نے انتخابات میں آزادانہ حیثیت سے حصہ لیا تھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار جوزف فرانسس کامیاب نہیں ہوسکے البتہ جارج کلیمنٹ اس کے تائید یافتہ امیدواروں میں سے تھے۔

سندھ صوبائی اسمبلی کے دو مسیحی ارکان سلیم خورشید کھوکھر اور مائیکل جاوید ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے پانچ منتخب ارکان عادل شریف گِل، بیگم راج حمید گِل، جان مائیکل، پیٹر گِل اور چوہدری فتح جنگ ہیں۔

مسیحیوں میں تبدیلیٔ مذہب کا ایک محرّک

اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ ہندوستان کے کانگرسی رہنماؤں نے ایک مرتبہ پھر پارلیمنٹ میں مسیحیوں کی شادی بیاہ اور طلاق کے سوا سو سال پرانے قانون میں ترمیم کو معرضِ التواء میں ڈال دیا ہے۔ ہندوستان کی مسیحی برادری تین چار عشروں سے انگریزی دور کے قوانین میں ترمیم کے لیے کوشاں ہے۔ اسی سلسلے میں ایک مسوّدۂ قانون لوک سبھا میں منظوری کے لیے پیش کیا گیا ہے جس میں مسیحی جوڑوں کے لیے علیحدگی کو آسان بنانے کی سفارشات کی گئی ہیں۔

واضح رہے کہ ۱۸۶۹ء سے یہ قانون ہندوستان کی طرح پاکستان میں بھی علی حالہ نافذ العمل ہے۔ پاکستان میں بھی خواتین کی تنظیموں اور بنیادی انسانی حقوق کے اداروں نے اِس قانون میں مناسب ترامیم کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جوڑوں کے مابین ہم آہنگی نہ ہونے اور اِس کے ساتھ ہی طلاق نہ

ہونے کی وجہ سے کئی دیگر معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔

مسیحی دُنیا کے بعض کلیسیاؤں میں طلاق کی بجائے علیحدگی اور مخصوص مدّت کے لیے جدائی کے بعد شادی کو ختم تصوّر کیا جاتا ہے مگر "پاکستان میں انجیلی تعلیم کے مطابق آج بھی چھوٹی ہوئی سے بیاہ کرنا زنا تصوّر کیا جاتا ہے اور معاشرے میں ایسے جوڑوں کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی لوگ کوئی اور مذہب اختیار کر کے طلاق حاصل کر لیتے ہیں اور پھر دوسری شادی کے لیے دوبارہ مسیحی ہو جاتے ہیں۔" (پندرہ روزہ شاداب، لاہور - ۳۱ اگست ۱۹۹۳ء)

یورپ / امریکہ

بوسنیا: راڈووان کراجک کے لیے اعلیٰ ترین آرتھوڈوکس "امن انعام"

یونانی آرتھوڈوکس چرچ نے "سینٹ ڈینس آف زانتے" کے نام پر قائم اپنا اعلیٰ ترین اعزاز ڈاکٹر راڈووان کراجک کو اُن کی خدمات کے اعتراف کے طور پر دیا ہے جو "انہوں نے امن عالم کے لیے انجام دی ہیں۔" آرتھوڈوکس چرچ کا نو سو سالہ قدیم اعلیٰ ترین اعزاز چرچ کے ایک نمائندے نے طشتری میں رکھ کر پیش کیا۔ اعزاز دینے کی اِس تقریب میں سربیا کی اعلیٰ قیادت اور سربیا کے چرچ کے نمائندوں نے شرکت کی۔

جب یونانی آرتھوڈوکس چرچ کے نمائندے سے پوچھا گیا کہ "ایک ایسے شخص کو اعزاز کا مستحق کیوں سمجھا گیا ہے جو دُنیا میں کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتا" تو نمائندے نے جواب دیا کہ صرف وہی اِس اعزاز کے دیے جانے پر حیران ہوں گے جو سربوں سے واقف نہیں ہیں۔

یہ اعزاز صلیبی جنگوں کے دور سے کچھ لوگوں کو دیا جا رہا ہے۔ ماضی قریب میں جن لوگوں نے یہ اعزاز حاصل کیا اِن میں امریکی صدور گا آئزن ہاور، ٹرومین، جان ایف - کینیڈی، نکسن اور جارج بش کے علاوہ یونانی قبرص کے صدر آرچ بشپ میکاریوس اور کلکتہ کی مدر ٹریسہ بھی شامل ہیں۔